خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 7 اگست 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج کا خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد یوکے سے ارشاد فرمایا۔

آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے شکر گزاری کے معیار اور آپ ﷺ کے عمل کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندے کے اس فعل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر حمد کرے یا اگر وہ کوئی گھونٹ پیئے تو اس پر شکر کرے۔ ایک موقع پر فرمایا قابل احترام چیز کی عزت کیا کرو، جب یہ رزق کی نعمت کسی قوم سے چلی جاتی ہے تو پھر انہیں واپس نہیں ملتی۔ پس اگر رزق میں برکت کی خواہش ہے تو ہر نعمت کا شکر کرنا چاہیے۔

فتح مکہ کے دن جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور مکہ کے رؤساء آپ ﷺ کے آگے سر جھکائے کھڑے تھے، انہیں معاف کرنے کے بعد آپ ﷺ حضرت ام ہانیؓ کے گھر گئے اور فرمایا کچھ کھانے کیلئے ہے، ایک روکھی روٹی ملی جسے بھگو کر آپ ﷺ نے سرکہ کے ساتھ کھایا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ آپ ﷺ کے صحابہؓ بھی تھوڑی سی چیز پر خدا کا شکر ادا کرتے۔ حضرت مصلح موعودؓ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طریق کی مثال دیتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ جب تک تم اپنے درجہ کو نہ پہچانو اس وقت تک تم نے کام کیا کرنا ہے، تمہارا دل خوشی کی لہروں سے ہر وقت پر رہنا چاہیے، اور تمہارے اندر ہر وقت بیداری اور ہوشیاری نظر آنی چاہیے اور اگر یہ چیز تم میں پیدا ہو جائیگی تو فوری طور پر تم میں ایسی قوت پیدا ہو جائیگی کہ قلیل سے قلیل خوراک بھی تمہیں کام کرنے کے قابل بنا دیگی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب نے مکہ کی وادی کو سونا بنا دینے کی پیشکش کی تو میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن میں بھوکا رہوں اور ایک دن سیر رہوں، جب میں سیر ہوں تو تیری حمد و ثناء کروں تیرا شکر کروں اور جب میں بھوکا ہوں تو تیری درگاہ میں عاجزی سے گڑگڑاؤں اور دعا کروں۔

آپ ﷺ جب پانی پیتے تو تین سانسوں میں پیتے، ہر سانس میں خدا کی حمد کرتے اور آخری سانس کے بعد اللہ کا شکر فرماتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی احسان کرے وہ اس احسان کا بدلہ دے اور اگر بدلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے احسان کا ذکر کرے، جو ذکر کرتا ہے گویا وہ شکر کرتا ہے۔ آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کے احسانوں کا ذکر فرماتے، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے خاص اُلفت فرماتے، نجاشی جس نے مسلمانوں کو پناہ دی تھی اس کے وفد کے آنے پر کھڑے ہو کر استقبال کیا، اور اس کی

وفات پر جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ انصار کے متعلق بھی آپ ﷺ ان کے احسانات کا ذکر فرماتے۔ مطعم بن عدی گو مشرک تھا اور اسی حالت میں مرا، لیکن اپنی نیک طبیعت کے باعث آپ ﷺ کی مدد فرماتا رہا اس کے احسانات کے باعث آپ ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھ سے ان ناپاک لوگوں کیلئے سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو کوئی تحفہ دے تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تحفہ دینے والے کی تعریف کرے، جس نے اسکی تعریف کی اس نے اسکا بدلہ دیدیا اور جس نے اس کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔

آپ ﷺ جب کسی سے قرض لیتے تو ادائیگی کے وقت اسے اصل سے بڑھا کر دیتے۔ آپ ﷺ نماز میں لمبا قیام فرماتے یہاں تک کہ پاؤں سوجھ جاتے، حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ سب گناہ معاف کر چکا ہے تو جواب دیا کہ کیا میں اللہ کا شکر ادا نہ کروں۔

فرمایا اے عائشہ کیا خدا ہی کا کام ہے کہ وہ محسن بنے؟ بندے کا کام نہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر رسول کریم ﷺ جیسے انسان بھی باوجود ان قربانیوں کے جو آپ ﷺ نے کیں، باوجود جذبات محبت کی اس روانی کے جو آپ خدا تعالیٰ کیلئے رکھتے تھے پھر بھی اس بات کے محتاج تھے کہ راتوں کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے، دن کو عبادت کرتے اور اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خدا سے ملنے کے قابل بناتے تو اور کون انسان ہے جو اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں سے مستغنی قرار دے۔ آپ ﷺ کی یہ حالت ہم سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار ہوتے ہوئے اپنی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچائیں، شکر گزاری بیٹھ جانے کا نام نہیں بلکہ وہ عمل میں مزید ترقی چاہتی ہے، آپ ﷺ نے عبد شکور ہونے کا اعلیٰ معیار حاصل کیا اور ہمیں بھی اس کی تلقین عطا فرمائی، خدا کے فضلوں کے نتیجہ میں سستی نہیں ہونی چاہیے بلکہ عبادت اور شکر گزاری میں آگے سے آگے بڑھنا چاہیے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی شکر گزار بنائے، حقیقی عابد بنائے، ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنیوالے ہوں۔ آمین